وَ لَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ ﴿۴۰﴾	اور بیشک آسان کر دیا ہم نے قرآن کو نصیحت کے لئے۔ تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا۔ القمر

تشریح القران ۔ اردو

نورجہاں سراج

تشریح آیات قران ۔ سورۃ الفاتحہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

سورہ کے معنی

۱- سورہ (منزل) منزل، ایک سورہ کے بعد دوسری (ایک کے بعد دوسرا درجہ
۲- شرف = بزرگی، بڑائی
۳- علامت = نشان دہی کرنا
۴- اونچی دیوار یا عمارت جو خوبصورت ہو
۵- بقیہ حصہ

قرآن کے بعض حصوں کو سورہ کہا جاتا ہے۔
قرآن میں ۱۱۴ سورتیں ہیں۔
سورہ کو Chapter کہتے ہیں
قرآن میں سورہ نام علامت کے طور پر رکھے گئے ہیں
سورتوں کے کچھ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھے۔ اور کچھ قرآن کی سورتوں میں موجود ہیں۔ کچھ صحابہ کرام نے رکھے۔
جنگِ یمامہ میں بہت سے حفاظ صحابہ کرام شہید ہوئے
ہجرت سے پہلے نازل ہونے والی آیات مکی ہیں۔
ہجرت کے بعد جب مدینہ میں نازل ہوئیں وہ مدنی ہیں۔
ہجرت سے پہلے جو آیات نازل ہوئیں، چاہے وہ کسی بھی جگہ ہوئیں وہ مکی ہیں۔
راجح 'رواج' سے نکلا ہے
اکثریت کی رائے میں سورہ فاتحہ مکی ہے جو سب سے پہلی مکمل سورہ ہے
بہت کم لوگوں کی رائے میں مدنی ہے۔

سورۂ فاتحہ کے تقریباً ۱۲ نام ہیں:-

۱- الصلاۃ = آدھی سورہ میں صفاتِ الٰہیہ اور آدھی بندے کی دعا۔
۲- الحمد، ۳- ام القرآن، ۴- ام الکتاب، ۵- السبع المثانی
۶- القرآن عظیم، ۷- فاتحۃ الکتاب، ۸- الشفاء
۹- الرقیہ = دم کرنے والی سورہ، ۱۰- الاساس
۱۱- الوافیہ = مکمل، ۱۲- الکافیہ = کافی، مکمل

سورہ فاتحہ قرآن کا دیباچہ ہے، سورہ فاتحہ پورے قرآن کا خلاصہ ہے۔
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم پورے قرآن میں کیا پڑھ رہے ہیں۔
سورہ فاتحہ میں ۵ مضامین ہیں :-

۱- تذکیر بآلاء اللہ

۲- تذکیر بأیام اللہ (قصص الانبیاء) نافرمان قوموں کی
ہلاکت کا ذکر (عاد، ثمود)

۳- تذکیر بالموت وما بعدہ = موت کے بعد جہنم اور جنت کا ذکر، اعمال
کی جواب دہی۔

۴- علم الاحکام = احکام شریعت، کیا کام کرنا ہیں اور کیا نہیں؟
پچھلی قوموں کی عبرتناک سزاؤں سے کیا سبق ملا۔

۵- علم المخاصمہ = گمراہ فرقوں کے عقائد باطلہ کو رد کر دینا۔
مزاروں اور مشرک بتوں کو سجدہ نہ کریں۔ بہت سی
قوموں کے عقائد غلط تھے۔

عربی زبان کے دو اصول ہیں۔ ہر عربی کا لفظ روٹ سے مل کر بنتا ہے۔
Root اور باب یا Pattern

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ع و ذ = کسی کی پناہ لینا یا حفاظت کے لئے چمٹے رہنا
استعاذہ = اللہ کی پناہ میں آنا
الشیطن = ش ط ن = جو دور پھینک دیا جائے، خطرناک چیز
بئر الشطون = خطرناک خشک کنواں
الرَّجیم = (مرجوم) ر ج م = جس چیز کو دور پھینک دیا گیا
الرِّجام = پتھر، الرَّجم = پتھر پھینکنا، رَجم = کسی کو دھتکار دینا
فَاسْتَعِذْ بِاللہ = شیطان بہکاتا ہے۔ سورۃ الاعراف ۲۰۰، سورۃ نحل-۹۸، فصلت-۳۶
اعوذ باللہ من الشیطٰنِ الرَّجیم اِنَّ اللّٰہَ ھو السمیع العلیم

تسمیہ :- بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

کچھ مفسرین کا خیال ہے کہ یہ سوائے سورہ توبہ کے ہر سورہ کی پہلی آیت ہے -

کچھ اس پر متفق نہیں - کچھ کہتے ہیں کہ یہ سورہ فاتحہ کی پہلی آیت ہے -

ب = دو چیزوں کو جوڑنا یا مدد مانگنا

اللّٰہ = لفظ جلالہ اسم ذات ، اسم جلالہ

بسم اللّٰہ کے فائدے :-

۱- برکت عطا فرمائیں گے

۲- اگر کوئی غلطی ہوگی تو اللّٰہ اس کے وبال سے محفوظ رکھیں گے -

۳- کام کو نبھانے کی ہمت ، میرے ہاتھ میں کچھ نہیں - اللّٰہ مدد فرمائیگا -

۴- شیطان کی چالوں اور فریب سے اللّٰہ کی پناہ میں آنا -

۵- دنیا اور آخرت دونوں میں فائدہ

یہ پانچوں چیزیں دین کا خلاصہ ہیں -

بسم اللّٰہ کی برکات

۱- وحی الٰہی پڑھنا ضروری

۲- اللّٰہ کے نام سے قرآن شروع کرنا - اللّٰہ کا احسان ہے کہ قرآن جیسا علم عطا فرمایا -

۳- اللّٰہ کی رحمانیت = دلوں میں قرآن کا پیغام اترنا - دلوں کے بند دروازے کھلتے ہیں - دلوں میں نور ، بند دروازے کھولے -

۴- صحیح مفہوم سمجھ سکیں

۵- شیطان کے وسوسوں ، گمراہی اور وسوسوں سے بچاتا ہے -

فضائل :-

۱- کھانا کھانے سے پہلے پڑھنا

۲- ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللّٰہ پڑھیں

۳- جو کام بغیر بسم اللّٰہ کے شروع ہو وہ مکمل نہیں ہوتا -

۴- دروازے بند کرتے وقت ، برتن ڈھانکتے وقت

بیویوں کے پاس جاتے وقت بسم اللہ پڑھیں

وضو کرتے وقت اور بیت الخلاء جانے سے پہلے بسم اللہ پڑھیں۔

أَشْرَعُ = میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ

أَبْدَءُ = میں ابتداء کرتا ہوں اللہ کے نام سے

أَقْرَءُ = پڑھنا

سلیمانؑ نے ملکہ سبا کو خط میں سب سے پہلے بسم اللہ لکھا۔ سورۂ نمل ۔ ۳۰

سورۂ ہود میں بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۔ ۴۱

امام ابو ہریرہؓ اور امام شافعیؒ کے مطابق بسم اللہ سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت ہے۔

تمام نبی اور رسول اللہ کو جانتے تھے اور ہر کام بسم اللہ کے ساتھ شروع کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ اور بہت سے دوسرے مفسرین کے مطابق بسم اللہ، سورۂ فاتحہ کی آیت ہیں۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت انس بن مالکؓ، امام مالکؒ، امام حنبلؒ، تمام مفسرین اور علماء بسم اللہ کو سورہ فاتحہ کی آیت نہیں کہتے۔

الفاتحہ

حمد = تعریف، شکر، مدح

الْ = The خاص

شکر = جب بھی کسی چیز کو ہم احسان کریں تو اسکے لیئے شکر کا لفظ
استعمال کیا جاتا ہے۔

الحمد = ح م د

لِلّٰہِ = ال + الہ

رَبِّ = ر ب ب

العالمین = ع ل م

اللہ اسم جلالہ ہے۔ اسم جامد = نہ یہ کسی لفظ سے بنا ہے اور نہ
اس سے کوئی لفظ بنا ہے۔

مشتق = ایک لفظ سے بہت سے لفظ بن سکتے ہیں۔

لِ = لیے - مخصوص

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ "الحمد" کا کلمہ شکر ہے۔

مفسرین = کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی چادر ہے - (الحمد)

رب اللہ تعالیٰ کا اسم عظیم ہے۔

رب = المالک

الرّب = صرف اللہ کے لیئے، رب العباد

مربی = کسی چیز کی درجہ بدرجہ تربیت = تربیت کرنے والا

المنعم = نعمتیں دینے والا

عبد = غلام

ہم اللہ کی ملکیت ہیں وہ ہمارا مالک ہے۔ ہم غلام

غلام ہر وقت: اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، چلتے پھرتے ہم اللہ
کے غلام ہیں۔ کسی وقت بھی اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتے۔
جبکہ ملکیت اسی کی ہے ملکیت ہیں۔

وہ ہمارا رب ہے مربی ہے۔ مالک اور آقا،
خبر گیری اور نگہبانی کرنے والا، حاکم، مدبر اور منتظم۔ اللہ تعالیٰ ان سب معنوں میں کائنات کا
رب ہے۔

عالم کی جمع

جمع العالمین = ع ل م
مخلوق کی قسم کی عالمین

جنات = ایک عالم
انسان = ایک عالم
ایک نسل گزر جانے کے بعد دوسری نسل ایک عالم

چار عالم — ابو بصیرہ کا خیال

1 انسان = ایک عالم
2 جن " "
3 ملائکہ " "
4 شیاطین " "

حضرت ابو سعید خدری 4 ہزار عالم خشکی پر، پودے، درخت، پرندے، چوپائے، کیڑے مکوڑے

40 ہزار سمندر میں

جو چیزیں ہمیں نظر نہیں آتی "غیب" وہ بھی عالم ہے۔

سائنس بھی ایک عالم

اللہ تمام عالمین کا رب اور مالک ہے۔

انسان ہر طرح کی مخلوق اللہ کے غلام ہیں

ہم سب اسکے محتاج ہیں۔ ہر نسل ورنگ اللہ کے غلام

جنات غیب میں ہیں نظر نہیں آتے۔ رب العالمین تمام مخلوق کا رب ہے۔

مبالغہ = شدت کے ساتھ

اردو میں مبالغہ = بڑی بڑی باتیں کرنا

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کا کچھ حصہ ماں کے اندر ڈال دیا جسکی وجہ سے وہ ہر تکلیف برداشت کرتی ہے اور قربانی دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رحمت کو اپنے اوپر لازم کر لیا ہے

الرّحمٰن = رحم جو بے حد مہربان

رحیم = مسلسل اللہ کی رحمت   آخرت میں رحم کرنے والا

اللہ رحمٰن اور رحیم ہے وہ ہم سب پر ظلم نہیں کرتا۔ نافرمانی کے باوجود سزا نہیں دیتا۔ اسکی شفقت اور رحمت ہم پر ہے۔

الرحمٰن فعلان کے وزن پر ہے۔ الرحیم فعیل کے وزن پر ہے۔

بغیر معاوضہ اور بدلے کے بغیر اسکی مہربانی اور رحمت کے نتیجے میں ہے۔ وہ سب کچھ دے رہا ہے صحت (ہمارا حق نہیں پھر بھی وہ عطا کر رہا ہے زندگی دے رہا ہے۔

مالکہ = مالک

الملک = بادشاہ

مالک = بادشاہ

ملیک = گھروالوں پر حکمرانی کرنے والا۔

یوم = دن

سورج نکلنے سے پہلے غروب تک وقت یوم (دنیا کے لیے)

یوم آخرت میں فیصلہ کے لیے

الدّین   معانی = دین یا قرض، الدین = اطاعت۔ شریعت کے احکام

اللہ تعالیٰ کی مکمل حاکمیت کو دین کہتے ہیں۔

قانون میں الدرجہ کو دین کہتے ہیں۔

اللہ کی قانون کے تحت دنیا کے قانون دین ہیں۔

الدین = اللہ کا قانون، جزا سزا ۔ قیامت میں سب کچھ اللہ ہم سے جواب لے گا۔

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں ۔ ہم تیری ہی مدد چاہتے ہیں

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

عبد = ع ب د

العبودیہ = کسی کے سامنے ذلت اور انکساری ظاہر کرنا ۔

نَعْبُدُ = ہم صرف اور صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں ۔ إِيَّاكَ کا ذکر پہلے ہے ۔

صرف تو ہی اس لائق ہے کہ تیری ہی عبادت کیجائے ۔ تیری غلامی میں آ گئے ۔ خود کو نیچا کر کے دکھانا ۔

نماز میں اپنا چہرہ اور پیشانی تیرے سامنے سجدہ میں جھکاتے ہیں ۔ (ہم عبادت کرتے ہیں تیری)

عبادت وہ ہے کہ میری نماز، جینا، اٹھنا بیٹھنا، تعلقات، رشتے سب کچھ اللہ کی مرضی سے گزارنا ۔

خود سے سوال ؟ کیا میرا ہر کام اسکی مرضی کے مطابق ہے؟ لوگوں کو راضی کرنے کے لیے اللہ کی رضا کو نہ بھولیں یہ ہے ہم اسکی عبادت کرتے ہیں

اللہ کی غلامی میں آنے کے بعد دنیا کی غلامی سے بچ جائینگے ۔

صرف ایک اللہ کو جگہ دینا ۔ اسکو پہچاننا ۔ اسکی مرضی سے سب کچھ کرنا

ان سب کاموں کیلئے ہم کو اسکی مدد چاہیئے ۔

استعانہ = جب مدد مانگی جائے ۔ کسی کو مدد کیلئے طلب کرنا

نستعین = ہم مدد چاہتے ہیں ۔

عون = ایکدوسرے کی مدد کرنا ۔

1 استعانہ = صرف اللہ سے مدد مانگنا ۔ کسی کی مدد اور پشت پناہی

2 استعانہ = مشاورت = ایکدوسرے کی مدد کرنا ۔ دعا کرنا کہ ہم ایکدوسرے کی مدد کریں ۔ مدد حاصل کرنا یا طلب کرنا ۔

اِهْدِنَا   الصِّرَاطَ   الْمُسْتَقِيْمَ

ہمیں ہدایت دے   راستہ   سیدھا

ترجمہ: ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

محسن انسانیت

الوداع اے قلم
پھر ہوگی کشمکش
آخر تک

اھدنا = ھدی   الھدایۃ

الصراط : ص ر ا ط   س ر ط

المستقیم : سیدھا   ق و م

الھدایۃ

ھدایۃ الارشاد

: لطف و کرم کے ساتھ ہدایت کرنا

ھدیہ = تحفہ ۔ ایسی رہنمائی جو محبت و کرم کے ساتھ دیا گیا تحفہ

ہدایت کے بہت سے درجات ہیں

جو اللہ کے فضل کے مستحق ہیں اللہ انکو ہدایت دیتا ہے۔

جو دل سے خواہش رکھتا ہو، نیت میں اخلاص اور کوشش ہو۔

ہدایت ایسا تحفہ ہے جو محنت کے بغیر نہیں ملتا۔

ھدایت کے تین درجے:-

1. ھدایۃ الارشاد = رستہ دکھانا، اشارۃً بتانا کہ یہ رستہ جا رہا ہے ۔ حق کو پہچاننا۔ دل سے قبول کرنا اور اس رستہ پر چلنا۔

2. ھدایۃ التوفیق لی قبول الحق :- راستہ کو پہچاننا اور دل سے قبول کرنا ۔ یہی حق ہے (رستہ تک پہنچا دینا)۔

3. ھدایۃ التوفیق لی اتباع علی الحق :-

اس رستہ پر چلنے میں جو آزمائشیں آئیں انکو برداشت کرتے ہوئے اسی راستے پر چلنا۔ (منزل مقصود پر پہنچا دینا) ہماری مدد کرنا کہ ہم اس جگہ پہنچ سکیں۔

ابن قیم

ھدایت کے چار درجے:-

1. قدرتی ہدایت، خود کو کسی تکلیف سے بچانا۔ علم اور تعلیم

۲۔ اس حق کو قبول کر لینا۔ ہدایت کو پہچان جانا۔

۳۔ اس رستے کی طرف بتا دیا، پہنچا دیا بلکہ ہر مشکلات کے باوجود منزل مقصود تک پہنچا دینا۔ ہماری ہر طرح مدد کر دی۔

۴۔ ابن قیم :- عقل :- جانور کو بھی پیٹ بھرنے، گھر بنانے، رزق حاصل کرنے اور خود کو محفوظ کرنے کا علم۔ تعلیم حق کو دل سے قبول کرنا اس رستے کی مشکلیں ہم پر آسان ہوں۔

۵۔ قیامت کے دن وہ ہمیں جنت الفردوس تک پہنچائے گا۔

الصّراط = ص ر ط :

بالکل سیدھا :- ایسا رستہ جہاں ٹیڑھ نہ ہو۔ بالکل سیدھا صاف راستہ۔ جس میں کوئی شک نہ ہو۔ بہت بڑا ہو۔ وہ راستہ جو بہت چوڑا صاف اور واضح ہو۔

المستقیم = ق و م (جو بالکل سیدھا راستہ جو اللہ نے اپنے بندوں کے لیے کھولا ہے

قائم = خود کھڑا ہونا

اقامہ = کسی کو سیدھا کھڑا کرنا

[جس پر چلنے کی دعوت نبیوں اور رسولوں نے دی۔ اللہ تک پہنچنے کا راستہ۔]

صراط المستقیم = وہ راستہ جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے کھولا۔ جس پر چلنے کی دعوت رسولوں اور نبیوں نے دی۔ جو منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔

ہم راستہ پر استقامت کے ساتھ چلتے رہیں۔

تمام دینی معاملات میں علم اور عمل عطا فرماتا ہے۔

ہدایت جب ملتی ہے جب علم نافع حاصل ہو۔ نیک اور معروف عمل۔

سورہ فاتحہ یہ دعا ہر چھوٹی بڑی چیز کے لیے ہے (دین اسلام کو اختیار کرنا)

یہ ایک مکمل دعا ہے۔ اللہ کی رضا اور جنت حاصل کرنا ہے۔
آخرت میں اللہ کی سزا سے بچنا ہے۔

خود کو گھر والوں کو اور دوسروں کو برائی اور جہنم سے بچانا۔ اس
راستہ پر چلنا اور چلانا۔

ہم سب کو اس رستے پر سیدھا چلا۔ دوست احباب
خاندان، اولاد۔ سب کو سیدھے رستے پر چلا۔
وہ مسلمان بھی شامل ہیں جو دین سے دور ہیں
غیر مسلم بھی شامل ہیں۔
ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر چلنا ہے۔

صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
راستہ ان لوگوں کا تو نے انعام کیا ان پر
ان لوگوں کا رستہ جن پر تو نے انعام کیا فرمایا،

اَنْعَمْتَ = ن ع م (اچھی حالت)
عَلَيْهِمْ = ان پر

تمام انبیاء، آدمؑ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا رستہ
سورہ انعام کی آیت نمبر 153 ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس رستہ پر چلنا اور عمل کرنا بتایا۔
یہ وہ رستہ جن پر اللہ نے انعام کیا۔
یہ اللہ کی نعمت اور انعام تھا۔ جنکو اللہ نے ہدایت دی
انہوں نے خود کو اللہ کی مرضی کے مطابق بنایا۔ سیرۃ النبی ۴۰
سورہ مائدہ کی آیت
(آج میں نے دین کو تم پر مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی) ← آیہ اَتْمَمْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ
اللہ کا سب سے بڑا انعام ہمارا دین "دینِ اسلام"

قرآن کے ذریعہ انعام یافتہ لوگوں کا راستہ بتا دیا گیا - انعام ملا ہمیں وہ انعام دین کی صورت میں ملا ہے -

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ

نہ غضب کیا گیا ان پر اور نہ جو گمراہ ہوئے

ترجمہ: جو معتوب نہیں ہوئے، جو بھٹکے ہوئے نہیں ہیں

(یہودی) المغضوب : غ ض ب (انتقام کے لیے دل میں خون کا جوش مارنا)

الضَّالِّينَ : ض ل ل

دعا ہے کہ ہم اس راستے پر نہ چلیں جن پر اللہ کا عذاب، غصہ، غضب نازل ہوا -

ایک ایک فرد سے مل کر قوم بنتی ہے -

ہم کو اس رستہ سے بچا کہ جان بوجھ کر سیدھے راستے سے ہٹیں - ان لوگوں کے رستہ سے بچا جنہوں نے غلط راستہ اختیار کیا -

الضالین : جن لوگوں نے غلو کیا - دین میں بدعات نکالیں -

قوم نوح

یہودی اور انکی طرح وہ تمام لوگ جو حق کو جان کر جھٹلاتے تھے ضالین میں شامل ہیں -

پوری انسانیت آج زوال کا شکار ہے - 1950 میں مرد عورت کا ساتھ رہنا USA میں بھی معیوب سمجھا جاتا تھا -

مسلمان بھی غلط راستے پر ہیں - دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو سیدھے راستے پر چلائے - نافرمانی سے بچا - جانے بوجھتے غلط رستے سے بچا - اور ان لوگوں کے رستہ سے بچا جنہوں نے غلطی سے غلط رستے پر چلے ان سے بھی بچا -